السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں ہیں۔ لڑکا دس گیارہ سال کی عمر میں باپ سے ناراض ہوکر کہیں چلا گیا۔ بعد ایک مدت کے زید یعنی باپ اس کا پتہ پا کر کسی دوسرے شہر میں اس سے جا ملا۔ اور اس کو اپنے ساتھ مکان پر لانے کی کوشش کی۔ لڑکے نے انکار کردیا۔ اور اپنے اہل وعیال سے وہیں رہ گیا۔ اس واقعہ کے بعد باپ 8یا 9سال زندہ رہا۔ اور اس عرصے میں باپ اور بیٹے میں کسی طرح کا تعلق نہ رہا۔ اور یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ آیا وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اور اس کے بال بچے زندہ ہیں یا نہیں۔ زید نے مرتے وقت اس نافرمان لڑکے کو وراثت سے محروم کرکے اس کے حصہ کو آپس میں تقسیم کرلینے کے لیے اپنی تینوں لڑکیوں کو وصیت کی۔ زید کا انتقال ہوئے تین چار سال ہوگئے ہیں۔ ابھی تک لڑکا مذکورہ لاپتہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ :۔

1۔ اس لڑکے کے حصے کو جو بطور امانت سرکار کے پاس ہے کیا کیا جائے۔

2۔ زید کا ایک حقیقی بھائی یعنی لڑکیوں کا چچا زندہ ہے۔ آیا اس کو بھی اس میں سے کچھ ملتا ہے یا نہیں؟

3۔ زید کی وصیت پر عمل کرنے سے شریعت کا خلاف ہوگا یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کچھ شک نہیں کہ زید کا لڑکا بے فرمان ہے۔ سخت مجرم ہے۔ جس نے باپ کا حکم نہ مانا۔ مگر جب تک کلمہ اسلام پڑھتا ہے۔ وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے زید کی وصیت ناجائز ہے۔ لڑکیاں اپنا حصہ لے لیں۔ اور لڑکے کا حصہ داخل خزانہ سرکار رہے۔ جب وہ ملے یا اس کی اولاد ملے تو وہ لے لے گی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2ص 522

محدث فتویٰ